ریاست ہائے متحد امریکہ بش اور دیگر اعلیٰ حکام کی ایذا رسانی بارے تحقیقات کرے گا

سی آئی اے کی حراست میں دو اموات کی تحقیقات ناکافی ہیں

(واشنگٹن، ڈی سی، 12 جولائی 2011) – ہیومن رائٹس واچ نے آج جاری ہونے والی اپنی ایک رپورٹ میں کہا ہےکہ بش انتظامیہ کے خلاف ایذا رسانی کے استعمال کے حوالے سے بھرپور شہادتوں کی وجہ سے صدر باراک اوبامہ کایہ فرض بنتا ہے کہ وہ جارج ڈبلیو بش اور دیگر اعلیٰ حکام کی جانب سے زیر حراست قیدیوں کے ساتھ مظالم کے متعلق فوجداری (کرمنل) تحقیقات کا حکم دیں- ہیومن رائٹس واچ نے کہا کہ ایذا رسانی کے خلاف اقوام متحدہ کے معاہدے کے تحت امریکہ کے جو فرائض بنتے ہیں، اوبامہ انتظامیہ اُنہیں پورا کرنے میں ناکام رہی ہے..... یعنی قیدیوں کے ساتھ ایذا رسانی اور بُرے برتاؤ کی تحقیقات -

"ایذا رسانی کے بعد فرار: بش انتظامیہ اور قیدیوں سے بدسلوکی" نامی 107 صفحات پر مشتمل رپورٹ میں بش اور دوسرے اعلیٰ عہدیدار بشمول سابقہ نائب صدر ڈک چینی، سیکرٹری دفاع ڈونالڈ رمز فیلڈ اور سی آئی اے ڈائریکٹر جارج ٹینٹ کے خلاف کافی ثبوت ہیں جو دکھاتے ہیں کہ انہوں نے "واٹر بورڈنگ" ، سی آئی اے کے خفیہ قید خانے اور قیدیوں کو اُن ملکوں میں منتقل کرنے کا حکم دیا جہاں اُنہیں ایذا رسانی کا نشانہ بنایا گیا-

ہیومن رائٹس واچ کے ایگزیکٹو ڈائریکٹر کینتھ روتھ نے کہا، "بش، رمز فیلڈ اور ٹینٹ کے خلاف اتنے ثبوت ہیں کہ اُن کے خلاف ایذا رسانی اور جنگی جرائم کا مقدمہ چلایا جا سکتا ہے- صدر اوبامہ نے ایذا رسانی کو جرم کی بجائے ایک افسوسناک حکمت عملی کے طور پر دیکھا ہے- جب تک امریکی قانون میں اذیت رسانی کے خلاف باقاعدہ قانونی طریقہ کار نہیں اپنایا جاتا تب تک صدر اوبامہ کی طرف سے اپنائے گئے، اقدامات کو کسی بھی وقت بے اثر جا سکتا ہے"-

ہیومن رائٹس واچ نے کہا کہ اگر امریکی حکومت قابل قبول فوجداری (کرمنل) تحقیقات نہیں کراتی تو دیگر ممالک ان جرائم میں ملوث امریکی اہلکاروں کے خلاف عالمی قوانین کے تحت مقدمہ چلائیں-

روتھ نے کہاکہ امریکی حکومت پر یہ قانونی فرض لاگو ہو تا ہے کہ وہ باقاعدہ فوجداری (کرمنل) تحقیقات کرا ئے اور اگر وہ ایسا نہیں کرتی تو دیگر ممالک کوچا ہیے کہ وہ ایسا کریں-

اگست 2009 میں امریکی اٹارنی جنرل ارک ہولڈر نے نائب امریکی اٹارنی جنرل درہام کو تعینات کیا کہ وہ قیدیوں سے بدسلوکی کے واقعات کی تحقیقات کریں لیکن انہوں نے تحقیقات صرف "غیر مجازی" اعمال تک محدود رکھیں- اس کا مطلب ہے کہ تحقیقات میں اذیت رسانی جیسا کہ "واٹر بورڈنگ" اور بش انتظامیہ کی طرف سے اجازت دیے گئے دیگر غیر مہذب برتاؤ کو شامل نہیں کیا چاہے انہوں نے مقامی اور بین الاقوامی قوانین کی خلاف ورزی ہی کی ہو- 30 جون کو ہولڈر نے سی آئی اے کی حراست میں دو قیدیوں کی ہلاکت (افغانستان اور عراق میں) پر تحقیقات جاری رکھنے کے لیے درہام کی سفارشات قبول کر لیں- ہیومن رائٹس واچ نے کہا کہ درہام کی تحقیقات کے تنگ دائرے کی وجہ سے ہونے والے مظالم کو صحیح معنوں میں نہیں دیکھا جا سکا-

روتھ نے کہا، "امریکی حکومت کی جانب سے مختلف ملکوں میں ہونے والی زیادتیاں انفرادی اعمال کی وجہ سے نہیں بلکہ اعلیٰ امریکی عہدیداروں کی جانب سے ضوابط میں ترمیم، نظر انداز یا لاپرواہی برتنے کی وجہ سے ہوئی ہیں"۔

بُش انتظامیہ کے چار اعلیٰ سطح کے عہدیداران کا ذکر کرتے ہوئے ہیومن رائٹس واچ نے کہا کہ :

- صدر بُش نے کھلے عام اعتراف کیا کہ دو واقعات میں اُس نے واٹر بورڈنگ کی اجازت دی تھی۔ واٹر بورڈنگ تقریباً ڈبونے کی حالت جو کہ ایذا رسانی کی ایک طرز ہے جس پر امریکہ طویل عرصے سے عمل پیرا ہے۔ بُش نے سی آئی اے کے غیر قانونی خفیہ حراستی اور سپردگی کے پروگراموں کی منظوری بھی دی، جن کے تحت قیدیوں کو قید تنہائی میں رکھا جاتا تھا اور بسا اوقات مصر اور شام جیسے ممالک ممنتقل کر دیا جاتا تھا جہاں اُنہیں ایذا رسانی کا نشانہ بنائے جانے کے امکانات تھے۔
- نائب صدر چینی غیر قانونی حراستی اور تحقیقاتی پالیسیوں کی تشکیل کے پیچھے متحرک قوت تھے، وہ اُن اجلاسوں کی صدارت کرتے تھے جن میں سی آئی اے کی خصوصی کارروائیوں کو زیر بحث لایا جاتا تھا جن میں 2002 میں پیش آنے والا ابو زبیدہ کا واٹر بورڈنگ کا واقعہ بھی شامل ہے۔
- سیکرٹری دفاع رمز فیلڈ نے تحقیقات کے غیر قانونی طریقوں کی منظوری دی اور محمد القتہانی کی تفتیش اُن کی زیر نگرانی ہوتی رہی جس کی چھ ہفتوں تک گوانتونامو بے میں تشدد آمیز تفتیش کی جاتی رہی جو کہ مجموعی طور پر اذیت رسانی کے ذمرے میں آتی ہے۔
- سی آئی اے ڈائریکٹر ٹینٹ نے سی آئی اے کے واٹر بورڈنگ، تناؤ بھری حالتوں، روشنی کی بوچھاڑ اور شور و غوغا، سونے نہ دینا اور دیگر ظالمانہ تفتیشی طریقوں، مزید برآں سی آئی اے کے سپردگی کے پروگراموں کی منظوری دی اوران کی نگرانی کرتے رہے۔

میڈیا کو دیے جانے والے انٹرویوز میں بش نے واٹر بورڈنگ کی منظوری دینے کو اس بنیاد پر قابل جواز قرار دیا کہ محکمہ انصاف کے وکلا نے کہا تھا کہ یہ قانونی عمل ہے۔ ہیومن رائٹس واچ نے کہا کہ بش کو ایک وکیل سے مشاورت کیے بغیر اس بات کا ادراک ہونا چاہیے تھا کہ واٹر بورڈنگ ایذا رسانی کے ذمرے میں آتا ہے، اس بارے میں خاصی معلومات موجود ہیں کہ چینی سمیت، اعلیٰ انتظامی عہدیداران وکلا کی رائے پر اثر انداز ہوتے تھے۔

روتھ نے کہا ، "بش کے اعلیٰ عہدیداران کو قانونی رائے کو وضع کرنے اور خاص مقصد کے لیے استعمال کرنے کی کوشش نہیں کرنی چاہیے تھی اور پھراس رائےاس طرح سہارانہیں لینا چاہیے تھا کہ جیسے یہ آزادانہ طریقے سے پیش کی گئی ہو"

ہیومن رائٹس واچ نے کہا کہ فوجداری تحقیقات میں محکمہ انصاف کی اُن یادداشتوں کا بھی جائزہ لیا جائے جنہیں قیدیوں کے ساتھ روا کیے جانے والے غیر قانونی سلوک کو قابل جواز قرار دینے کے لیے استعمال کیا گیا۔

ہیومن رائٹس واچ نے یہ بھی مطالبہ کیا ہے کہ ایذا رسانی کا شکار ہونے والوں کو مناسب معاوضہ ادا کیا جائے جو کہ ایذا رسانی کے خلاف میثاق کے تحت ضروری ہے- بُش اور اوبامہ انتظامیہ دونوں ریاستی راز اور سرکاری استثنیٰ جیسے قانونی نظریات کا وسیع استعمال کر کے عدالتوں کو دیوانی مقدمات میں ایذا رسانی کے الزامات کی حیثیت کا جائزہ لینے سے باز رکھنے میں کامیاب ہوئی ہیں-

ہیومن رائٹس واچ نے کہا کہ قیدیوں کی بدسلوکی کا سبب بننے والی بش انتظامیہ کی پالیسیوں اور اقدامات کے سلسلے میں، انتظامی شعبے، سی آئی اے، فوج، اور کانگریس کے اقدامات کا جائزہ لینے کے لیے 11- 9 کمیشن کی طرح ایک آزاد اور غیر جانبدار کمیشن تشکیل دیا جائے- ایسے کمیشن کو یہ امر یقینی بنانے کے لیے سفارشات پیش کرنی چاہئیں کہ بُش انتظامیہ کے باضابطہ مظالم کو دہرایا نہ جا سکے-

فروری 2011 میں بش نے سوئٹزر لینڈ کا دورہ منسوخ کر دیا کیونکہ مبینہ زیادتی کا شکار ہونے والوں نے وہاں اُس کے خلاف درخواست دائر کرنا تھی- سپین میں امریکی اہلکاروں کے اذیت رسانی میں ملوث ہونے کے متعلق ایک تفتیش جاری ہے- وکی لیکس کی جانب سے جاری ہونے والی دستاویزات سے پتہ چلتا ہے کہ اوبامہ حکومت نے بھی سپین کی انتظامیہ کو مقدمہ خارج کرنے کے لیے امریکی دباؤ جاری رکھا ہوا ہے-

ہیومن رائٹس واچ نے کہا کہ قیدیوں سے اذیت رسانی اور بدسلوکی کے حوالے سے امریکی اہلکاروں سے تفتیش میں امریکی حکومت کی ناکامی باقی دنیا میں امریکہ کی جانب سے جاری احتساب کی کوششوں کے لیے نقصان دہ ہے-

روتھ نے کہا، "جب دارفر، لیبیا اور سری لنکا میں سنگین عالمی جرائم سرزد ہوتے ہیں تو وہاں انصاف کے لیے امریی آواز کا اُٹھنا بالکل ٹھیک ہے لیکن اپنے معاملے میں منافقت نہیں ہونی چاہیے- جب امریکی حکومت اپنے اہلکاروں کو تحقیق اور مقدمہ سے بچاتی ہے تو دوسروں کے لیے سنگین جرائم کے خلاف ہونے والی عالمی کوششوں کو نظر انداز کرنا بڑا آسان ہو جاتا ہے"-

" ایذا رسانی کے بعد فرار: بش انتظامیہ اور قیدیوں سے بدسلوکی" انگریزی میں پڑھنے کے لیے www.hrw.org

مزید معلومات کے لیے رابطہ کیجئے

برسلز میں، ریڈ بروڈی (انگریزی، فرانسیسی، ہسپانوی، پرتگالی)

موبائل 786-8625-49-32+ یا brodyn@hrw.org

نیو یارک میں ، لارا پیٹر (انگریزی) موبائل: 1897-216-212 – 1 + یا

4361-450-917-1+ یا pitterl@hrw.org